ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 01. January-March 2026.Page# 4499-4505
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

In the Era of Unisex Culture and Cross-Gender Resemblance: A Contemporary Analysis Based on Hadith Literature

عصرِ حاضر کے یونی سیکس رجحانات اور صنفین کی مشابہت: احادیثِ نبویہ کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Bakhtawar Arshad
BS Islamic Studies, GPGC for Women Haripur
Zainab Noor
BS Islamic Studies, GPGC for Women Haripur
Shelah Bibi
BS Islamic Studies, GPGC for Women Haripur
Kinza Hameed
Assistant Professor of Islamiat Head of Islamic Studies Department GPGC for Women Haripur

Abstract

In the contemporary era, the rise of 'unisex' fashion and cross-gender resemblance under the influence of Western civilization has emerged as a deeply concerning religious, intellectual, moral, and cultural challenge for Muslim society. The deliberate blurring of traditional male and female distinctions in dress, appearance, and behavior is not merely a transient fashion trend or a symbol of modernity; rather, it represents a profound diabolical trap aimed at alienating humanity from its primordial state (Fitrah). The Quran highlights this hazardous satanic agenda in Surah An-Nisa under the concept of 'Taghyir Khalq Allah' (altering the creation of Allah. Linguistically and historically, although the roots of this term trace back to nineteenth-century British literaturewhere it was utilized in the context of gender equality the modern fashion industry has transformed it into a gender-neutral aesthetic that eradicates the divine and natural distinctions between the sexes. The situation within Islamic society has escalated to a critical point, where the distinction between Muslim men and women has eroded not only in attire but also in body language and deportment.

Robust evidence from Hadith literatureand established Islamic principles unequivocally demonstrates that the intentional adoption of cross-gender resemblance (Tashabbuh) is strictly prohibited (Haram) and categorized as a major sin (Kabirah) in Islamic law. The Prophet Muhammad (ﷺ) severely cursed those who engage in this act and mandated their social ostracization. To counter this intellectual imperialism and the material allure of the West, it is imperative to critically evaluate Western material civilization, foster awareness for the internal and intellectual safeguarding of Muslim society, and enforce practical and reformative measures under the divine obligation of 'Amr bil-Ma'ruf wa Nahi 'anil-Munkar' (enjoining good and forbidding evil). This is crucial to securing the moral survival of the newer generation and curbing this epidemic spreading within the Islamic society.

Keywords: *Unisex Fashion, Cross-Gender Resemblance, Tashabbuh, Hadith Literature, Taghyir Khalq Allah, Major Sin (Kabirah), Prohibition (Hurmah), Intellectual Imperialism.*

لفظ 'یونی سیکس (Unisex) 'لسانیاتی اعتبار سے انگریزی زبان کے اندر ہی دو مختلف اجزاء کو باہم ملا کر تشکیل دیا گیا ہے، جس میں پہلا جز 'Uni' بطور لاحقہ) یکسانیت یا اشتراک کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ دوسرا جز 'Sex' بطور اسم) صنف یا جنس کے معنی دیتا ہے۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق جب اس اصطلاح کو بطور اسم (Noun) لیا جائے، تو اس سے مراد صنفی طور پر غیر جانبدار یا مبہم ہونے کی وہ حالت اور کیفیت ہے جو دونوں اصناف (مرد اور عورت) کے لیے یکساں طور پر موزوں ہو۔ اسی طرح، جب اسے بطور صفت (Adjective) استعمال کیا جائے، تو اس سے مراد کوئی ایسی چیز یا وضع قطع ہے جسے مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر ڈیزائن یا تیار کیا گیا ہو۔

اس اصطلاح کے تاریخی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیسویں صدی کی ایجاد نہیں ہے، بلکہ اس کا قدیم ترین معلوم تحریری استعمال انیسویں صدی کے آغاز یعنی 1810ء میں سامنے آیا تھا۔1 (Literary Panorama) 'کی دہائی میں ملتا ہے، جب یہ پہلی بار 1810ء کے ایک برطانوی جریدے 'لٹریری پینوراما

انیسویں صدی کے آغاز میں برطانوی لٹریچر میں جب یہ بحث آتی تھی کہ کوئی خاص قانون، تعلیمی نکتہ، یا سماجی حالت دونوں اصناف پر برابر لاگو ہوتی ہے، تو اس "صنفی برابری یا یکسانیت" کو ظاہر کرنے کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا۔

جبکہ مشابہت 'اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے، جو اردو میں بالکل اسی طرح مستعمل ہے۔ اس کا معنی ہے

شَبَهَ :الشِّينُ وَالْبَاءُ وَالْهَاءُ أَصْلٌ وَاحِدٌ يَدُلُّ عَلَى تَشَابُهِ الشَّيْءِ وَتَشَاكُلِهِ لَوْنًا وَوَصْفًا. يُقَالُ شِبْهٌ وَشَبَهٌ وَشَبِيهٌ. وَالشَّبَهُ مِنَ الْجَوَاهِرِ: الَّذِي يُشْبِهُ الذَّهَبَ. وَالْمُشَبِّهَاتُ مِنَ الْأُمُورِ: الْمُشْكِلَاتُ. وَاشْتَبَهَ الْأَمْرَانِ، إِذَا أَشْكَلَا.2

(شَبَہَ) شین، با اور ہا، ایک ہی بنیادی اصل (قاعدہ) ہیں جو کسی چیز کے رنگ اور صفات میں (دوسری چیز کے) ہم شکل اور مماثل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ (اسی سے) شِبْہ، شَبَہ اور شَبِیہ کہا جاتا ہے۔ اور جواہرات (دھاتوں) میں سے 'الشَّبَہ' (پیتل) وہ ہے جو سونے کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور معاملات میں سے 'الْمُشَبِّهَاتُ' سے مراد پیچیدہ (یا مبہم) امور ہیں۔ اور 'اشْتَبَہَ الْأَمْرَانِ' (دو معاملے مشتبہ ہو گئے) تب کہا جاتا ہے جب وہ دونوں آپس میں گڑبڑ یا مبہم ہو جائیں)

اور اسی طرح لسان العرب میں اس کا معنی بھی یہی بیان ہوا ہے شبہ جڑ کے حروف ہیں، شِبْہ، شَبَہ اور شَبِیہ (سب) 'المِثْل' (یعنی مثل، مانند یا یکساں ہونے) کے معانی میں ہیں، اور اس کی جمع 'أَشْبَاه' آتی ہے۔ اور 'أَشْبَهَ الشيءُ الشيءَ' (کا مطلب ہے): ایک چیز دوسری چیز کے مماثل (یا اس جیسی) ہو گئی۔3

انیسویں صدی کے اواخر میں فیشن انڈسٹری نے عورت کو معاشرے میں ایک 'حقیقی وجود' اور مرد کے برابر پیش کرنے کے لیے لباس کے مردانہ طریقوں Male (methods of dress کو خواتین کے فیشن میں متعارف کروانا شروع کیا۔ آگے چل کر بیسویں صدی کی فیشن انڈسٹری نے اسی فکری تسلسل کے تحت مردانہ اور زنانہ لباس کے روایتی خطوط اور امتیازات کو دانستہ طور پر مدہم کیا، جہاں لباس کو صنف سے آزاد کر کے ایک ایسی 'جینڈر نیوٹرل (Gender-neutral) 'یا یونی سیکس جمالیات (Aesthetics) کو فروغ دیا گیا جس نے مردوں اور عورتوں کے ظاہری فرق کو مٹانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ فیشن کی اسی فکری تبدیلی اور تاریخی ارتقاء نے معاصر یونی سیکس (Unisex) اور صنفین کی ظاہری مشابہت کے رجحانات کے لیے ایک بنیادی محرک کا کام کیا۔4

اور عصرِ حاضر میں مردوں اور عورتوں کے مابین ایک دوسرے کی وضع قطع اور لباس کی مشابہت کا رجحان تیزی سے جڑ پکڑ چکا ہے۔ اس مشابہت کے تحت، اب عورتوں میں مردانہ طرز کے لباس یعنی پینٹ شرٹ، جینز، مردانہ تھری پیس سوٹ، اوور سائز ڈ شرٹس، کارگو پینٹس اور جوگرز پہننے کا رواج عام ہو چکا ہے، اسی طرح عورت کا ایسی قمیص سلوانا جس کا گریبان پیچھے کی طرف ہو یا جس کی آستینیں مردوں کے کرتے کی طرح تنگ ہوں تو ان کا ایسا لباس بھی مردوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ حتاکہ بعض خواتین میں سگریٹ نوشی اور مردوں کی طرح بال کٹوانا (خصوصاً شولڈر کٹ اور بوائے کٹ) بھی دیکھا جا رہا ہے۔ دوسری طرف، مردوں کا اپنی وضع قطع میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا بھی واضح ہو چکا ہے، جس میں کانوں میں مندریاں (بالیاں) اور ہاتھوں میں کڑے پہننا، عورتوں کی طرح بال بڑھانا اسی طرح زنانہ کٹس، ریشمی و چست ملبوسات، اسکرٹس اور ہائی ہیلز پہننے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ حد سے زیادہ باریک یا شفاف کپڑے (Sheer Fabric)، نسوانی طرز کے بلاوز، اور کڑھائی والے ملبوسات شامل ہو چکے ہیں۔ یوں ظاہری وضع قطع، فیشن اور لباس کے اس اشتراک نے صنفین کے مابین امتیاز کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔5

معاصر دور میں مغربی تہذیب کے زیرِ اثر 'یونیسیکس (Unisex) 'فیشن کا رجحان مسلم معاشرے میں انتہائی تیزی کے ساتھ سرایت کر رہا ہے، جہاں مرد اور عورت دونوں اصناف میں ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے کا مرض وبائی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اگر مردوں کے مروجہ فیشن کا جائزہ لیا جائے تو یہ رواج اس حد تک تشویشناک ہو چکا ہے کہ اب مردانہ اور زنانہ طرزِ عمل کے درمیان موجود شرعی و فطرتی امتیاز مٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے، اور ہماری نوجوان نسل اس حد تک اس کی عادی ہو چکی ہے کہ اب اسے برائی سمجھنے کے بجائے جدت پسندی کی علامت گردانتی ہے جس کے باعث اس سے دوری روز بہ روز مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ دوسری جانب، یہ اخلاقی و فکری بیماری مسلم خواتین میں بھی بڑے پیمانے پر پھیل چکی ہے جہاں مردانہ ہیئت، کٹنگ اور ملبوسات کو فیشن کے نام پر اپنایا جا رہا ہے اور نہ اسے معیوب سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی شرعی طور پر برا سمجھا جاتا

ہے۔ مغرب کی یہ اندھی تقلید دراصل اسی 'تشبّہ' کی عملی تصویر ہے جس پر شریعتِ اسلامیہ نے سخت وعید فرمائی ہے، کیونکہ جب کوئی معاشرہ فیشن کی رو میں بہہ کر اپنی صنفی شناخت (Gender Identity) کھو بیٹھتا ہے، تو نہ صرف اس کا پورا اخلاقی اور خاندانی نظام جڑ سے کھوکھلا ہو جاتا ہے بلکہ ضمیر، اخلاق، روح اور سوچ ایک ایسی ناپاکی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو اسے اس کے خالق حقیقی سے بیگانہ کر دیتے ہیں اور خالق حقیقی سے بیگانگی اسے دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسواء کر دیتی ہے اور پھر دنیا اور آخرت میں ناکامی اس کا مقدر بنتی ہے۔

اقبال نے کیا خوب کہا ہے

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف!
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف6

لباس کے اندر شریعت نے بڑی لچک رکھی ہے۔ اور امت کے لئے کوئی ایسا لباس لازم نہیں کیا کہ جس کی خلاف ورزی ناجائز اور حرام ہو۔ اس کے بجائے اسلام نے لباس کے بارے میں کچھ اصول بتا دیتے ہیں، اور یہ بتا دیا کہ ان اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے انسان جس قسم کا بھی لباس پہنے وہ شرعاً جائز اور مباح ہے۔7

ایک مسلمان مرد اور ایک مسلمان عورت دونوں پر لازم ہے کہ وہ داخلی اور خارجی طور پر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور اسلام کے متعین کردہ اصولوں کے تحت ہی لباس زیب تن کریں۔

لباس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا"8

(اے اولادِ آدم، ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابلِ شرم حصّوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو)

لباس پردہ اور زینت دونوں کے لیے ہے۔ ایک کائیناتی اور اصولی حقیقت یہ ہے کہ مرد اور عورت اپنی خلقت، جسمانی ساخت اور صنفی خصوصیات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں دونوں کا اپنا دائرہ کار ہے اور وہ ایک جیسے نہیں ہو سکتے قرآن اس کو یوں بیان کرتا ہے کہ

"لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى"9

(لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا)

اللہ نے مرد اور عورت دونوں کو ایک الگ جنس بنایا ہے ہر ایک کی الگ ذمہ داریاں اور کردار ہیں تو بھلا یہ دونوں یکساں کیسے ہو سکتے ہیں۔

اگرچہ قرآنِ کریم میں صنفین کی اس باہمی مشابہت اور لباس کے تبادلے کے حوالے سے صراحت کے ساتھ الگ سے کوئی آیت نازل نہیں ہوئی ہے، البتہ احادیثِ نبویہ میں اس سنگین معاملے کے بارے میں بالکل واضح، حتمی اور سخت موقف اختیار کیا گیا ہے۔ شریعتِ اسلامی نے اس رجحان کو محض ایک معاشرتی عیب یا فیشن کی تبدیلی قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا، بلکہ جنابِ رسالت مآب ﷺ نے صنفین کی حدود کو پامال کرنے والے اس رویے پر سخت ترین وعیدیں فرمائی ہیں۔ چنانچہ احادیث کے ذخیرے میں یہ بات صراحت کے ساتھ ملتی ہے کہ جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے یا جو عورت مردوں کی وضع قطع اور مشابہت اپنائے، ان پر حضرت محمد ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ"10

(حضرت محمد ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ایسے مرد پر جو عورت جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنے۔11

ابن بطال اپنی تصنیف میں امام الطبری کے موقف کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ فقہی مسئلہ (حکم) موجود ہے کہ مردوں کے لیے ایسے لباس اور زیورات میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں ہے جو خاص عورتوں کے لیے ہوں، اور نہ ہی عورتوں کے لیے ایسے امور میں مردوں کی مشابہت اختیار کرنا جائز ہے جو خاص مردوں کے لیے ہوں۔ چنانچہ عورتوں کے لباس میں سے جو چیزیں مردوں پر پہننا حرام ہیں، ان میں: برقعے، ہار (نیکلس)، گلوبند، کنگن (بنگلز) اور پازیب (پائل) شامل ہیں۔ اور افعال

(حرکات وسکنات) میں سے جن چیزوں میں مردوں کے لیے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا حلال نہیں ہے—جن کے ساتھ عورتیں ہی مخصوص ہیں—وہ جسمانی اعضاء میں لچک اور نزاکت پیدا کرنا (زنخاپن اختیار کرنا) اور گفتگو میں نسوانی انداز (عورتوں کی طرح آواز بنانا) ہے۔ اور مردوں کے لباس میں سے جو چیزیں عورت پر پہننا حرام ہیں، ان میں: مردانہ جوتے اور وہ باریک (یا چمڑے کے) جوتے شامل ہیں جو مردوں کی محافل میں چلنے پھرنے کے لیے مخصوص ہوں، اور مردانہ چادریں اور طیالسہ (ایک خاص قسم کی مردانہ شال) اس انداز میں اوڑھنا جس طرح مرد اپنی محافل میں اوڑھتے ہیں، اور اسی طرح کے دیگر مردانہ لباس ہیں۔ اور افعال میں عورت کے لیے مردوں کی مشابہت اختیار کرنا اس طرح حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان چیزوں (زینت) سے محروم کر لے جن کے پہننے کا اسے حکم دیا گیا ہے جیسے کہ ہار، جھمکے (بالیاں)، پازیب اور کنگن وغیرہ—جو کہ مردوں کے پہننے کی چیزیں نہیں ہیں—اور (اسی طرح مشابہت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ) وہ اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی (خضاب) لگانا چھوڑ دے، جبکہ عورتوں کو مہندی کے ذریعے اپنے ہاتھ پاؤں کا رنگ بدلنے کا (مردوں سے الگ نظر آنے کے لیے) حکم دیا گیا ہے۔12

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ

"لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ ، وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ : فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا "13

(رسول اللہ ﷺ نے مخنث مردوں پر اور مردوں کی چال چلن اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی اور فرمایا کہ ان زنانہ بننے والے مردوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فلاں ہیجڑے کو نکالا تھا)

اور اسی ہجڑے سے متعلق حدیث ہے کہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ہیجڑا لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا:" اسے کیا ہے؟؟ بتایا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ تو آپ نے حکم دیا اور اسے مقام نقیع کی طرف نکال باہر کر دیا گیا .14

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مرد اور عورت (دونوں اصناف) کو پیدا فرمایا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے لیے الگ خصوصیات مقرر کی ہیں۔ مرد، اپنی جسمانی ساخت (پیدائش)، عادات واطوار، قوت وطاقت، احکامِ دین اور دیگر امور میں عورتوں سے مختلف ہیں، اور اسی طرح عورتیں بھی مردوں سے (انہی امور میں) مختلف ہیں۔ پس جس کسی نے بھی مردوں کو عورتوں جیسا، یا عورتوں کو مردوں جیسا بنانے کی کوشش کی، تو یقیناً اس نے اللہ کی تقدیر (تخلیقی فیصلے) اور اس کی شریعت (احکامات) کی مخالفت ودشمنی کی۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو کچھ بھی پیدا فرماتا ہے اور جو بھی شریعت نافذ کرتا ہے، اس میں اس کی (عظیم) حکمت کارفرما ہوتی ہے اسی وجہ سے (شریعت کے) دلائل میں لعنت کی صورت میں سخت وعید آئی ہے؛ اور لعنت سے مراد اللہ کی رحمت سے دور اور محروم کر دیا جانا ہے۔ یہ وعید مرد کی عورت سے یا عورت کی مرد سے مشابہت پر ہے؛ چنانچہ جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے وہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک پر ملعون (جس پر لعنت کی گئی ہو) ہے، اور جو عورت مردوں کی مشابہت اختیار کرے وہ بھی نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک پر ملعون ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں میں سے مخنثین پر لعنت فرمائی—اور ایک لفظ میں ہے: مردوں میں سے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں پر (اور اس حدیث میں مخنثین سے مراد یہی لوگ ہیں)—اور آپ ﷺ نے عورتوں میں سے مترجلات یعنی مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ اور لعنت اللہ کی رحمت سے دھتکارا اور دور کیا جانا ہے۔ پس جب مرد اپنے لباس میں عورت کی مشابہت اختیار کرے، خاص طور پر جب وہ لباس (مرد کے لیے اصل میں ہی) حرام ہو جیسے ریشم اور سونا یا وہ گفتگو میں عورت کی مشابہت اختیار کرے اور بات چیت میں اپنی زبان کا انداز اس طرح بدل لے گویا کوئی عورت گفتگو کر رہی ہو، یا وہ چال ڈھال میں یا اس کے علاوہ کسی بھی ایسے معاملے میں عورت کی مشابہت کرے جو عورت کے ساتھ خاص ہو، تو وہ مخلوق میں سب سے افضل ہستی (محمد ﷺ) کی زبان پر ملعون ہے۔ اور ہم بھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی، چنانچہ عورتوں کی مشابہت کرنے والا مرد ملعون ہے اسی طرح عورت جب مردوں کی مشابہت اختیار کرے تو وہ بھی ملعون ہے؛ (مثلاً) اگر وہ اس طرح بولنے لگے جیسے مرد بولتے ہیں، یا اپنے سر پر اس طرح عمامہ (پگڑی) سجا لے جیسے مرد پہنتے ہیں، یا اپنے کپڑے مردوں کے کپڑوں جیسے بنا لے اور اسی (مردانہ لباس) میں سے پینٹ (البنطلون) بھی ہے، کیونکہ پینٹ پہننا مردوں کے ساتھ خاص ہے؛ جبکہ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے کپڑے پہنیں جو چھپانے والے ہوں (ڈھیلے ڈھالے ہوں)، اور پینٹ—جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں—عورت کے جسم کو نمایاں کرتی ہے جس سے اس کی رانیں اور پنڈلیاں اور اس جیسی دیگر چیزیں (جسم کے ابھار) واضح ہو جاتے ہیں اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ عورت کے لیے پینٹ پہننا حلال نہیں ہے، یہاں تک کہ اپنے شوہر کے سامنے بھی، کیونکہ (حرام ہونے کی) وجہ صرف ستر (عورت کا ظاہر ہونا) نہیں ہے، بلکہ اصل وجہ 'مشابہت' ہے، اور جب عورت مردوں کی مشابہت اختیار کر لے تو وہ محمد ﷺ کی زبانِ مبارک پر ملعون ہے۔15

اسی طرح جب ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ (جو) عورت (مردوں کے لیے مخصوص) جوتا پہنتی ہے، (اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟) تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مردوں کی طرح بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔16

امام ذہبیؒ اپنی کتاب میں الکبیرۃ الثالثۃ والثلاثون: تشبہ النساء بالرجال وتشبہ الرجال بالنساء" (کبیرہ گناہ نمبر 33: عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا اور مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا) کے عنوان سے اس باب میں اس مشابہت کو کبیرہ گناہ قرار دیتے ہیں۔17

ان تمام احادیث اور دلائل کا حاصل کلام یہ ہے کہ مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا، اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا قطعی طور پر حرام ہے، اور یہ گناہِ کبیرہ (بڑے گناہوں) میں سے ہے کیونکہ اس پر (شریعت میں) لعنت کی وعید آئی ہے۔ دوسرا احادیث (لباس میں مشابہت) میں صرف لباس کے اندر مشابہت کی ایک مثال ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جس مشابہت سے روکا گیا ہے وہ ان تمام امور میں عام ہے جو کسی ایک صنف کے ساتھ خاص ہوں، جیسے کہ حرکات وسکنات، لباس، گفتگو اور ظاہری حلیہ (ہیئت)۔18

یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ "تشبہ" اور "مشابہت" میں فرق ہے، "تشبہ" اسے کہتے ہیں کہ باقاعدہ قصد اور اختیار سے آدمی دوسری ملت والے کے مشابہ بننے کی کوشش کرے تاکہ میں ان جیسا نظر آؤں۔ یہ تو ناجائز اور حرام ہے۔ اور دوسری چیز ہے "مشابہت" وہ یہ ہے کہ ان جیسا بننے کا قصد اور ارادہ تو نہیں تھا لیکن اس لباس کے ذریعہ بلا قصد ان کے ساتھ مشابہت ہو گئی۔ یہ مشابہت "حرام تو نہیں ہے البتہ مکروہ تنزیہی ہے۔ اس لئے حتی الامکان مشابہت سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔19

اس مقالے کے عنوان میں اگرچہ لفظ 'مشابہت' استعمال کیا گیا ہے، لیکن اس سے مراد وہ ارادی اور اختیاری مشابہت ہے جسے اسلامی فقہ کی اصطلاح میں 'تشبہ' کہا جاتا ہے۔ اردو زبان کے عام استعمال اور لغت میں 'مشابہت' کا لفظ عام طور پر محض یکسانیت یا یک رنگی (Resemblance) کے معنی میں مستعمل ہے، جبکہ ان دونوں اصطلاحات کے درمیان حقیقی معنوی باریکی اور فرق فقہِ اسلامی کے دائرہ کار میں واضح کیا جاتا ہے۔ چنانچہ، اس تحقیق میں غیر ارادی، قدرتی یا فطرتی جسمانی وصوتی یکسانیت کو موضوعِ بحث نہیں بنایا گیا، بلکہ جان بوجھ کر اختیار کیے جانے والے صنفی طرزِ عمل (تشبہ) کا فقہی جائزہ لیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ فیشن اور جدیدیت کے نام پر اختیار کی جانے والی یہ صنفی مشابہت محض ایک عارضی معاشرتی رجحان نہیں، درحقیقت یہ اہلِ مغرب کا بُنا ہوا ایک ایسا فکری اور تہذیبی جال ہے جس کا واحد مقصد امتِ مسلمہ کو ان کی دینی اقدار سے دور کرنا، صراطِ مستقیم سے بھٹکانا اور احکامِ الٰہی کی صریح خلاف ورزی پر آمادہ کرنا ہے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو اہلِ مغرب کی یہ مادی تہذیب ابلیسی قوتوں کی آلہ کار بن چکی ہے، جو عملاً اسی شیطانی ایجنڈے کو فروغ دینے اور اس کی تکمیل کے لیے کام کر رہی ہے۔
اقبال کہتا ہے کہ

یورپ میں بہت، روشنیِ علم وہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات20

یہ ابلیس (شیطان) کا وہ گہرا اور خطرناک جال ہے جس کا مقصد بنی نوعِ انسان کو اس کی اصل فطرتی حالت سے دور کرنا ہے۔ شیطان نے روزِ اول ہی سے باری تعالیٰ کو یہ چیلنج دیا تھا کہ وہ انسانوں کو اس حد تک گمراہ کر دے گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی فطری تخلیق اور وضع قطع میں ردوبدل کرنے لگیں گے۔ فقہِ اسلامی کی رو سے اللہ کی تخلیق کردہ صنف اور ہیئت میں جان بوجھ کر ایسا بگاڑ یا تبدیلی پیدا کرنا ایک سنگین گناہِ کبیرہ ہے یہی وجہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ میں ایسی ارادی مشابہت اور تخلیقی حدود کو پامال کرنے والوں پر نبی کریم ﷺ کی جانب سے سخت لعنت فرمائی گئی ہے۔ قرآنِ مجید شیطان کے اسی ابلیسی ایجنڈے اور جال کا پردہ چاک کرتے ہوئے سورۃ النساء میں یوں ارشاد فرماتا ہے

"وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَ لَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ "21

(اور میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں باطل امیدیں دلاؤں گا اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے)

چنانچہ، اللہ کی خلقت اور وضع قطع میں ایسا ردوبدل کرنا شیطانی رجحانات کا حصہ ہے، اور اسی بنا پر حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔22

قرآنِ حکیم کی واضح آیات اور احادیثِ مبارکہ کے ان ٹھوس دلائل سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرتی تخلیق میں ردوبدل کرنا اور صنفی مشابہت (تشبہ) اختیار کرنا کس قدر سنگین گناہ ہے اور اس پر شریعت میں کتنی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ موجودہ دور کے ان دباؤ اور فیشن پرستی کے تناظر میں اب اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم ان اسلامی تعلیمات اور فقہی احکام کو محض علمی حد تک محدود نہ رکھیں، بلکہ ان کا عملی اطلاق کریں۔ بطورِ مسلمان ہم سب پر یہ اجتماعی وانفرادی فرض عائد ہوتا ہے کہ ہمارے اردگرد معاشرے میں جو لوگ نادانی، لاشعوری یا جان بوجھ کر اس ابلیسی جال اور صنفی بگاڑ کا شکار ہو رہے ہیں، انہیں نہ صرف اس گناہ کی سنگینی سے

آگاہ کریں بلکہ انتہائی حکمت، مروت اور احسن طریقے سے انہیں اس راہ پر چلنے سے روکیں۔ مسلم معاشرے کی اخلاقی بقا اور نئی نسل کی فکری حفاظت کے لیے اس شرعی فریضے کی ادائیگی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

مغربی چالوں اور فکری مغلوبیت کو ناکام کرنے کے لیے علامہ اقبال نے 'ضربِ کلیم' میں حضرت خضرؑ کی زبانی جو لا یموت نسخہ اور شمشیر نما نکتہ بیان کیا ہے، وہی امتِ مسلمہ کے لیے اصل تریاق ہے:

کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
تو ڈھونڈھ رہا ہے سمِ افرنگ کا تریاق؟
اک نکتہ مرے پاس ہے شمشیر کی مانند
برّندہ و صیقل زدہ و روشن و برّاق!
کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق 23

حوالہ جات:

1.Oxford English dictionary , 2026 , word unisex .

2۔ احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، مصطفٰی البابی الحلبی اینڈ سنز لائبریری مصر، 1992ء، ج3، ص243

3۔ محمد ابن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، 1993ء، ج13، ص503

4. Anne Hollander , sex and suits , P 137 –

5۔ ڈاکٹر محمد امین، اسلام اور تہذیب مغرب کی کشمکش ایک تجزیہ ایک مطالعہ، ص158

6۔ علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (ضرب کلیم)، مغربی تہذیب

7۔ محمد اشرف علی تھانوی، تقریر ترمذی، ج2، ص331

8۔ الاعراف، 26:7

9۔ آل عمران، 36:3

10۔ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، کتاب اللباس، رقم الحدیث 5885

11۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، رقم الحدیث 4098

12۔ ابن بطال، شرح صحیح البخاری لابن بطال، ج9، ص140

13۔ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، کتاب اللباس، رقم الحدیث 5886

14۔ ابو داؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم الحدیث 4928

15۔ محمد بن صالح العثیمین، شرح ریاض الصالحین، ج6، ص371

16۔ محمد بن صالح العثیمین، شرحُ ریاضِ الصالحین، ج6، ص371

17۔ امام ذہبیؒ، الکبائر، ص129

18۔ امام نووی، ریاض الصالحین، باب (292) تَحْرِيمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، رقم الحدیث 1632

19۔ محمد اشرف علی تھانوی، تقریر ترمذی، ج2، ص331

20۔ علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (بالِ جبریل)، لینن (خدا کے حضور میں)

21۔ النساء، 119:4

22۔امام ترمذی، جامع ترمذی، کتاب الاَدب، رقم الحدیث 2782
23۔علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (ضربِ کلیم)، کافر و مومن